

## 33795- حج کی قربانی مکہ کے علاوہ کہیں اور ذبح کرنے کا حکم

### سوال

بعض حجاج کرام کچھ خیراتی اداروں کو پیسے جمع کراتے ہیں جو قربانی ذبح کر کے زمین کے مشرق و مغرب میں گوشت تقسیم کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں، تو اس عمل کا حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے؟

### پسندیدہ جواب

یہ سوال فضیلۃ الشیخ محمد ابن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

"یہ عمل غلط اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مخالف اور اللہ عزوجل کے بندوں کو دھوکہ دینا ہے، وہ اس لیے کہ حج کی قربانی ذبح کرنے کی جگہ تو مکہ مکرمہ ہے جیسے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حج کی قربانی مکہ میں ذبح کی، نہ تو اسے مدینہ میں اور نہ ہی کسی اور اسلامی ملک میں ذبح کیا، اور علماء کرام نے اسے بیان کرتے ہوئے وضاحت سے کہا ہے کہ:

"حج تمتع اور حج قرآن اور واجب کی قربانی (یعنی واجب عمل ترک کرنے پر لازم ہونے والا دم) مکہ میں ذبح کرنا واجب ہے"

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے شکار کرنے کی سزا میں واضح بیان فرمایا ہے:

(مکرم بہ ذوا عدل منکم ہدیا بالغ الکعبۃ)

ترجمہ: اس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے وہ فدیہ کعبہ تک پہنچایا جائے۔

لہذا شریعت میں جو چیز کسی خاص جگہ کے لیے متعین کر دی گئی ہو اسے کسی اور جگہ منتقل کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اسکو وہیں ادا کرنا واجب ہے، تو اس طرح حج کی قربانیاں مکہ میں ہی ہونگی اور وہاں کے فقراء میں ہی تقسیم کرنا ہونگی، اور اگر بالفرض مکہ میں کوئی قربانی کا گوشت لینے والا نہیں ہے، یہ مفروضہ ہو سکتا ہے کہ ناممکن ہو، کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ قربانی مکہ میں ذبح کی جائے اور اس کا گوشت دوسرے مسلمان ممالک میں محتاجوں کو پہنچا دیا جائے، اس میں بھی قریب ترین کا خیال رکھنا ہوگا سب سے پہلے قریبی ملک اور زیادہ ضرورت مند کو ترجیح دی جائے گی اور بعد میں دوسروں کو۔"